91382-شادی کے بعد سسرال والوں کے ساتھ رہنے والی کو پند و نصائح

سوال

ایک لڑکی شادی کرنا چاہتی ہے اور اس کا ہونے والا خاوند دین کا التزام نہیں کرتا، نماز تو ادا کرتا ہے لیکن میں نے سنا ہے کہ مسجد میں پابندی سے نہیں جاتا، یہ علم میں رہے کہ شادی کے بعد لڑکی سسرال میں ساس اور نندوں اور دیور وغیرہ کے ساتھ رہیگی.
یہ لڑکی اس شادی کی موافقت پر مجبور ہے کیونکہ اس کی عمر زیادہ ہو چکی ہے اور دینی التزام کرنے والے نوجوان کا کوئی رشتہ نہیں آیا جو اس لڑکی کے دین میں ممد و معاون بن سکتا.
لہذا آپ اس لڑکی کو کیا نصیحت کرتے ہیں جو اس کے لیے اس مشکل حالت میں دین پر استقامت میں ممد و معاون ثابت ہو، اور موثر ثابت ہوں، نا کہ یہ لڑکی ہی ان حالات سے متاثر ہو جائے ؟

پسندیدہ جواب

ہم اس لڑکی کو اللہ کے تقوی کی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی ڈر اور تقوی اختیار کرتے ہوئے اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کا التزام کرتی رہے، اور اللہ کی رضامندی کے اعمال کرنے کی کوشش کرے، اور اپنے خاوند کی خیر و بھلائی میں ممد و معاون ثابت ہو، خاوند کا ہاتھ تھام کر اسے پوری استقامت کی طرف لے جائے، اور الحمد یہ ممکن ہے، لیکن اس لیے صبر و حکمت کے ساتھ ساتھ محبت و الفت جیسے اسباب صرف کرنے کی ضرورت ہے.

اس عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی مناسب رہائش کے متعلق تاکید کر لے، وہ اس طرح کہ وہاں خاوند کے بھائی اور دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ اس کا اختلاط نہ ہو جو اس کے غیر محرم ہوں، کیونکہ بیوی کو ایک علیحدہ اور مستقل رہائش کا حق حاصل ہے جہاں وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہ سکے، اور اسے خاوند کے والدین اور خاندان کے ساتھ رہنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا.

چنانچہ اگر وہ اس گھر کو اپنے لیے مناسب خیال کرے تو اسے شادی کے معاملہ میں اللہ تعالی سے استخارہ کرنا چاہیے اللہ تعالی اس کے لیے خیر و بھلائی جہاں بھی ہوئی اس کے مقدر میں کر دیگا.

اور ہم اس عورت کو یہ بھی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ حصول علم اور تعلیم، اور دوسروں کو تعلیم دینے اور سنت کو عام اور احیاء سنت کی حرص رکھے، اور وہ اس گھر میں ایک بہتر جانے والی ثابت ہو، انہیں نماز کی یاددہانی کرائے، اور انہیں نیک و صالح اعمال کرنے کی ترغیب دلائے.

اور اپنے ساتھ اچھی اور فائدہ مند کتابیں اور کیسٹیں لے کر جائے، اور ان کے لیے افعال اور اعمال اور اخلاق میں ایک بہتر نمونہ ثابت ہو، اور ہمیشہ اللہ تعالی سے مدد و تعاون کی دعا کرتی رہے، اور اپنے ایمان پر عمل کرتی رہے اور اس کا التزام کرے، اور اپنا محاسبہ بھی کرتی رہے.

اور ہمیشہ وقتا فوقتا اپنے اعمال پر نظر رکھے کہ وہ کیا کر رہی ہے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ طبیعت چوری کرنے والی ہیں، اگر انسان کسی پر اثر انداز نہ ہو سکے تو پھر وہ خود دوسروں سے متاثر ہو جاتا ہے، اس لیے اسے خیر و بھلائی میں جلدی کرنی چاہیے، اور نیکی میں سبقت لے جانی چاہیے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اسے توفیق سے نوازے اور اسے نیک و صالح خاوند اور اولاد نصیب فرمائے.

نماز استخارہ کا طریقہ معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (2217) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.